

صبح موعود کی صلح کاری اور امان کا لوازم

جسٹر ڈائل نمبر ۷۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله الذي جعل في دينه

والله مكرم
ولو كره

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
اَنْ یَّخْلِفَ رِجْلُیْ فَا یُخْلِیَ رِجْلُیْ

اِنَّهٗ اَدٰی الْقَرِیْبِ

لَا یُخْلِفُ

آج سنی انسان کی حیاء و ندامت سے کیا جاتا ہے
خدا کے ملک کے ساتھ ہند کیا گیا ہے اور اس کے بعد ہر شخص کو
لوازم سے ملتا ہے اور دنیا نام فانی و مٹتا ہے وہ
وہ روزی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانی کرتا ہے
جس آج کے نیر و نور سے پیشہ فرمایا ہے
اچھے لوگوں کے انیس نام ہمارے ہمارے
ہر جو جان کے سوا باقی ہے
اللہ کے بعد ہمارا کوئی بیچارہ
میں سے ہمارے ہمارے
ان اور ہمارے ہمارے
سیدہ جنت الہیہ
کیا بیعت

پیشگی قیمت سالانہ



Digitized by Khulafat Library

چکریم باؤگڑائی چہا و قادیان
روایتی شفا بین غرض لڑا لڑا

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی زبیدی

عوام سے
خواص و معادن سے
ہندوستان سے باہر
غیر شاہد و الحون سے
اپنی جاہت کے بغیر متعلق و منہج
کم آمدنی واسکے لوگوں سے

نمبر ۲۳ و ۲۴

دارالامان قادیان مورخہ ۱۷ و ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

ریمارک

موقع جنگ کی یونان - یہ زمین سوویت
مستقلہ کی کتاب بہین ۲۰۰۹ کے قریب ہے
اور اقتصاد و زمین منشی عبدالقادر صاحب نائب
فائل کی پریس سلسلے سے ساڈھورہ کے شہر
پریس میں چھپا کر حق اول کے نام سے شائع
کیا ہے۔ اس میں سلطان عبدالحمید خان مسکا
فراتر و اس کے سلطنت عثمانیہ کے حالات
اور واقعات تفصیل کے ساتھ ایسے ہیں اور
ساتھ ہی اہل عثمان اور جزیرہ کریم و یونان
کے واقعات بھی درج کئے ہیں تصدیق و
اور نقوشوں کے ذریعہ سلطنت ترکی جزیرہ
کریم اور یونان کے تاریخی اور جغرافیائی
حالات کو واضح کیا ہے۔ لیکن انیسویں صدی کے
مقاصد اور نقشہ جات کے طرف کوئی توجہ نہیں
دینی ہے۔ ہر سرسری طور پر اس کتاب کو دیکھنے
میں اور کہہ سکتے ہیں کہ لائق سند ہے۔ یہ کتاب
اور نقشہ سے واقعات کو جمع کیا ہے اور عمدہ
طور پر ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ
یہاں ترکوں کی بہادری اور دیانت داری کا بہت
کتاب ہے۔ ان پاور پوکی جاکھوں اور خود نوشتوں

کا انداز قریب ہو سکتا ہے۔ ہر حال یہ کتاب چڑھنے
کے قابل ہے۔ یہ کتاب مسکتی ہے۔
برقی اسلام - نوآرہ و ہرم پال کے
ترک اسلام کا جواب ایڈیٹر عبدالقادر مسکا
نظم سے شائع ہوا ہے۔ آریوں کے ساتھ ملکی
مقابلہ میں انزال اسلام عرصے سے اچھا کام
کر رہا ہے۔ اس لحاظ سے اس کو خاص مبارک
موصول ہے۔ اگرچہ زمین و فوسک غلام پر ناچار
ہے کہ وہ سلسلہ طائر احمدیہ کا خود نہیں ہے
لیکن کہیں اس کا کام نہیں لیا۔ اور اس طرح
وہ ایک شہادت حق کے چاہنے کا خطا کار
ہے۔ یہ رسالہ ۲۲ جزو پر شائع ہو رہا ہے
اور قیمت صرف ۲ روپے کی ہے جو اصل قیمت
کے برابر ہے۔
ترک وید جو محمد امین لکھا گیا ہے بہت
بہت اہم و بجا ہے۔ اسے منہ نہیں کیا جو
فواہیات پر ترک ہو گیا ہے۔ تاہم یہ
کتاب قابل قدر ہے۔ اس کے شائع ہونے
کا بہت بھلائی ہے۔ درخواست گنہگار مسکتی ہے۔
اتحاد اور دلدادہ - مولوی عبدالحمید صاحب
شر کے اتحاد ہندوہ و دودھ اور دلدادہ
ماہواری پر شائع کئے شروع کے ہیں
اتحاد کے اقراض و مقام ہندو مسلمان
میں اتحاد و یک جہتی پیدا کرنا ہے اور دلدادہ

کی وہی شان اور ان ہے جو پہلے ہی
اور جس غرض کے لئے وہ پہلے جاری
ہوا تھا وہی اب ہی مقصود ہے۔ دودھ کی
قیمت چار روپے سالانہ ہے۔ مولیٰ صاحب
موصوف سے درخواست کرنی جاری ہو گئی ہے۔
گولڈن ٹریڈر می پراکٹر - قاضی محمد علی
صاحب مراد آبادی بہت ہی مفید کتابوں کے
مؤلف ہیں۔ یہ کتاب بھی ان کی ہی تالیف ہے
جو انہوں نے انگریزی خوان مجتہدوں کے
لئے تیار کی ہے۔ جس میں مذہبی و دنیاوی علم
ترقی کرنے کے اصول پر سبق تیار کئے گئے
ہیں اور ساتھ ہی روزانہ کا دوبارہ خطرات
اور تارکس وغیرہ اس کے نمونے دینگے۔ یہ
یہ کتاب ان لوگوں کیلئے جو بعد خود انگریزی
پر بنا چاہتے ہیں مفید و قیمت ۲ روپے ۲۰
روپے زعفران آباد سے ملے گی۔

مقامین کی مشترکہ قیمت - یہ ہے۔
دیباچہ - تاج - شکر - تاج شامان
ایران - یقیناً و یان - گلیان - مسکاتین
سائناتان - جزایان - قمار - مسکاتین
شکیزان - چور - صفو - انشادان
تاجاریان - تاج شامان - قمار - قمار
اسلام - سلطان عثمانیہ - قمار - قمار
انگلستان - قمار - روس و مشرق سلطان
یورپ - شامان - اودھ - مشرقی شامان
ہندوستان - سلطان تیمور - شامان - قمار
نیورہ ہندوستان - جنگلات شامان
نیورہ - تاج شامان مختلف متعلق
ہندوستان - مشرق و مختلف تاج سلطان
کے شاہی نویں و مشرق نشان - قمار
و دیوں کے نشان - سلطان - اودھ
اور کوسا کے نشانات - تاج - قمار
و مقبرہ جو اودھ - مسکاتین - قمار
سلطنتوں کے پھر کے اور ان کی دینی
وادیان - مسکاتین - سلطان - قمار
کے مسکاتین - نشان - قمار
تاج - مسکاتین - تاج و نشان مشرق



سکے کی تبدیلی اسلام میں

گدا شہزادہ شافعی

ان سکوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نمبر (۱۰۰) کے غائب ہونے سے بین جن کے اجزاء میں ضرب کیے جانے کا علامہ مقرر نہیں کیا گیا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مورخوں کے جو بیانات دربارہ تقدیم و تاخیر میں ان میں دراصل کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ ہر طرح کا سکہ پہلے سے ضرب ہوتا تھا مگر خاص طور پر عبارت کا سکہ مشہد میں ضرب ہوا۔ اگر دوسرے پہلو سے ان سکوں پر تفصیلی نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا کہ اس سکہ کی ترویج کے لئے مائت صاف کیا گیا ہے سکہ مشہد میں لڑائی تھوڑے سوائے اس کے نہیں کیا گیا لڑائی خط میں لفظ "بھگت" لکھ دیا گیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ سکہ پہلے اسلام میں ضرب ہوا ہے اور دوسری طرف اس خیال سے کہ لوگ اس کو جدید سمجھ کر کہیں نہ لایا جلیں وہیں لفظ "کلیب" منقوش کر دیا گیا۔ دوسرے سکے میں دوئی و حسائی ملائوں کو قایم رکھ کر بسم اللہ کو داخل کر دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف رنج شک کیلئے یہ لفظ طبع لکھا گیا ہے۔ دوسرے سکے میں دوئی و حسائی ملائوں کو قایم رکھ کر سانپ کے ساتھ اپنی لہریں اعتقاد کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے اور ایک طرف دو صلیبوں کے، دوسری طرف رسول اللہؐ اور دو لڑائی طرف حاشیہ پر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لکھ دیا گیا۔ شلیٹ و ترمیم کا یہ سبب انتہائی ہے اور اس سکہ پر طبع کیے لفظ کے برابر سے پایا جاتا ہے کہ اب لوگ اسلامی سکہ سے انوکھے ہو چکے تھے۔ جو نئے سکے سے اور ہی نئی ظاہر ہوتی ہے کہ علامت صلیب فیہ موجود ہے۔ اور انہیں سکے میں تو خالص احادیث کا اظہار ہے کہ کیا کہ ایک صورت بھی موجود ہے۔ جسے سکوں پر دوی طرح اعلان کر دیا گیا ہے کہ یہ سکہ خلیفہ اسلام کا ضرب کیا جاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ شہزادہ علامت صلیب کو قایم رکھا ہے کہ اس کی شکل ایسی بدل دی ہے کہ چاہے تو اسے چھوڑ دے اور دوسرے

کیلئے لفظ "خلاف" ہی لکھ دے۔ یہ جو سکے مسی میں اور اس سے ہی ایسی طرح ظاہر ہوا کہ کسی طرح آیت اہل بیت علیہم السلام کی سکہ کی اجازت سے تیار کیا گیا کیونکہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ ایک تو تعداد میں زیادہ ہونے کے بعد امیر و غریب سبھی کے ہاتھ میں جاتا ہے جس کی قیمت اس قدر کم ہوتی ہے کہ کسی کو شہر پر چلنے پر بھی اس کا چلن مشکل ہے۔ ترک سکتا ہے۔ جب عام طور پر ان خالص اسلامی سکوں کو دواغ ہو گیا اور مالک مستعد میں ہی وہ بے تکلف چلنے لگے اور ادھر مسلمانوں میں ہی خالص اسلامی سکہ پر تصور ہونے سے ایک قسم کی برائی ہو گئی عبد الملک نے جیسا کہ پہلے بیان کیا تھا کہ شہر چوری میں خالہ بن زید کے مشورہ سے خالص اسلامی سکہ جاری کیا۔ اس سکہ میں دہی عبارت تھی جو سکہ نمبر (۱۰۰) ہے۔ جو ایک سال بعد کھلے۔ اس میں تمام دوئی و حسائی علامات ترک کر کے صاف صاف لفظوں میں خدا کی وحدانیت اور رسول کے نبی برحق اور دین اسلام کے مراحہ مستقیم جو کا اعلان کیا گیا ہے اور جیسا کہ پہلے ظاہر کر دیا گیا ہے کہ ان کا دین باطل اور جاہلون ہے ان پر زور حملوں کے لئے کہہ کر نے سے فیہ دوم کا جواب دینا مقصود تھا۔ اور شاید یہ شکل خیال ہی ہو کہ ایسے پر جوش اٹھنے سے سکوں کے مروج ہونے میں مسلمانوں کے ذہنی جوش سے ہی مدد ملے گی لیکن سکہ خیالی میں اصلی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان پر جوش الفاظ سے شلیٹ کے مقابلہ میں حیدر کی طرف اور عظمت کا اظہار ہوا اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ بے جان تصویروں سے فصیح الفاظ زیادہ موثر اور معنی خیز ہوتی ہیں جب یہ سکہ جاری ہوا تو اس پر سورہ اخلاص کے کئی کئی ہونے سے مسلمانوں میں ہر ایک جوش پیدا ہوا کہ سکہ ایک ایسی چیز ہے جو سکہ اور غیر طبع سب کے ہاتھ میں جاتا ہے اس لئے کہ اس کی سورہ کا منقوش کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن چونکہ اس سے اعلان کے لئے مقصود تھا اس لئے اس قسم کی کتبہ ترویج کی پر وہ نہیں لکھی اور وہ چند روز میں خود بخود دب گئیں۔ سکہ نمبر (۱۰۰) کے دیکھنے کو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خالص چاندی کا تھا۔ اور چونکہ اس کا دور برد تھا اس لئے زمین میں ان کا لاوا بھی ہوا۔ لیکن چونکہ اس کے ہر سکے میں نام آخر تک دہی ہے جو دوسروں میں حیدر سے مروج ہے غرض کہ شہر کے چھری تک سکہ گدی صورت دہی گم سنہ دگر میں اس قدر ایجاد اور چوٹی کہ دارالغریب کا نام ہی لکھ لگے شہر چوری میں ابو مسلم خراسانی بنی عباس نے اپنا سکہ جاری کیا اور اس میں

اپنی دعوت کا اعلان کیلئے بعض عبارتوں کا اضافہ کیا اس کی صورت یہ تھی۔
 طرف اول۔ وسط میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اس کے گرد مین ۱۰۰ اسٹیکر حیدر اجڑا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور حاشیہ پر بسم اللہ و ضربہ فی سسنہ ثمان و عشرين و مائتہ۔
 طرف ثانی۔ وسط میں۔ اللہ احمد اللہ احمد لیلہ ولم یولد ولم یکن لہ کفر احدیہ حاشیہ پر بسم اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الدین کلہ و لکرمہ الشریکون مگر علامات و کتبہ نہ تھیں۔
 یہ سکہ سب سے جو علامہ و علامتے وقت کے کسی شخص نے چلنے کے جرات کی لیکن اس باغی نے ہی اصل عبارت کے ہونے کا خیال نہیں کیا بلکہ فقط ایک لہی عبارت پر زور دیا جس سے اس کی بالکل غبار ہو گئی اگرچہ کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس کا بڑا ناواقفیت سے خالی نہ ہو گا کہ علامت جن عباس میں پہلے درج ہو چکا تھا اسٹیکر جن عباس میں تھیں ان کے بیہ ضروب کر دیا اس میں ہی جن عباس کے درج سے کچھ زیادہ تغیر و تبدل نہیں کیا گیا۔ بلکہ تقریباً اس کو اسی حالت پر قائم رکھا البتہ وہ آیات قرآنی جن کے منقوش کیے گئے تھے پہلی صورت اعتراض تھا۔ غرض کہ وہ زمین۔ اس کی صورت یہ ہے۔
 طرف اول۔ وسط میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ حاشیہ پر بسم اللہ و ضربہ فی سسنہ ثمان و عشرين و مائتہ۔
 حاشیہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الدین کلہ و لکرمہ الشریکون۔ اس میں منقوش کے زمانہ میں اس قدر اور ترمیم ہوئی کہ طرف ثانی میں ولید کا نام ہی اس طرح پر دہی ہوئے تھا۔
 ہا۔ امیر المہدی محمد بن امیر المومنین اور مہدی کے زمانہ سے خلیفہ کا نام لکھا جاتا تھا شروع ہوا اور مارون الرشید کے زمانہ میں یہ دواغ عام ہو گیا جس کو سب کے دارالغریب میں سکے ضرب ہوتے تھے ان کے والی کا نام ہی اس پر منقوش کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ پہلے اکثر درج ہو چکا تھا۔ جیسا کہ وہ غیرہ میں ہی موجود ہیں۔ اسلامی سکہ بنی عباس کے دور کے آخر تک تھوڑے کے اختلاف سے قریب قریب اسی شکل پر رہا۔ چونکہ تقدیم سے سکہ اور خطبہ علامت شاہی سمجھا جاتا رہا ہے اور مسلمانوں میں صدائے مکران کا نغمہ کہ میں اس لئے اسلامی سکہ کا مقصد نہایت دلچسپ اور اس سے تاریخ پر چھری روکشنی پڑہ سکتی ہے۔ لیکن اس سکہ کے ایک

ضخیم کتاب چاہئے۔
 چونکہ حکمرانی سال سے سکوں کے جمع کرنے کا خیال ہو گیا ہے اور اپنی مشیت سے زیادہ روپیہ خرچ کر کے سب سے سکے جمع کئے ہیں۔ اور اس فن شریف میں کس قدر عظمت حاصل ہونے کے لئے سخت محنتیں ہیں کہیں میں۔ اس لئے اگر زمین سے زمین کی اور تاثرین کے لئے اس غصہ کو بند کیا۔ کہ جس کی خاص خاندان کے سکوں کے حالات لکھے جانا کریں گے (محمد عزیز مرزا) صریح

ملفوظات احمدیہ

۱۰ دسمبر ۲۰۲۲ء کو وقت ۱ بجے مقام کچہری گورہ سید درخت جاسن کے محلے میں بڑے حکیم نور محمد صاحب ذکر کیا کہ جن شخص نے جسے دریافت کیا تھا آپ کو ان کی حاجت کے جو کہتے ہیں کہ طافون سے ہم بچے ہیں گے، اس کی وجہ کیا ہے حکیم صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ ہم نے غریب کی بنی دو شاہی پر اس پر حضرت قدس نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے
قَادِيَانِ اِذَا رَاوُا حَرْبًا مَّا يَصِلُوْنَ اِلَيْهَا حَرْبًا مَّا يَصِلُوْنَ اِلَيْهَا حَرْبًا
 اولا نحن مہلکھا اذ مہلکھا یوحنا حاربنا شدیدا۔ یعنی طافون کا عذاب دو طرح سے ہو گا کہ کسی بھی اس سے خالی نہ ہوگی۔ بعض تو ایسی ہوگی کہ جن کو ہم بالکل ہلاک کر دیں گے یعنی وہ اجڑ کر بالکل غیر آباد ہو جائیں اور دیرانہ اور تھرا جڑے ہوئے کھنڈرات ہو جائیں گی۔ ان کا کوئی نشان ہی نہ رہے گا۔ لوگ تلاش کرنے پہنچے کہ ان کے نشان ملے ہی نہ آئے۔ لیکن یہی یہ نہ ملے گا کہ ان کا حاربنا جاروب و تکرار اس کو دنیا سے صاف کر دیں اور کوئی آثار اس کے نہ چھوڑے گی بعض تو ایسے ہوں گے کہ جن کو کم و بیش عذاب کیلئے چھوڑ دیا جائے گا اور وہ مغفود نہ رہے اس کا نام نہ لایا جائیگا۔ صرف سند قتل کے طور پر کچھ عذاب انہیں نازل کیا جائے گا اور تا زمانہ کہ عذاب نہ لایا جائے گا وہ بہت سے شہر قادیان کے گروہ تھے۔
 ابی طرح اللہ تعالیٰ نے قادیان کو قادیان فرس میں شامل کیا ہے اور اس الہام اور افک القریب سے مراد یہ ہے کہ اور بہت طرح ہائے گادیان کو طافون جاروب بالکل تباہ کر دے گی کہ لوگ ظن قتل کر لیں

یہاں تاویزین واقعہ جس اللہ تعالیٰ نے خود
کیا ہے کہ ان بے نیلہ شطرح خدا اس کے مشاہد
کی۔ سے گاہکہ یہ بھی، جسکی ادا بطورنازیانہ کیجیے
سزا دے کہ اس کو بجایا جائیگا ہم نے بار
بار جاسو خیر بیان کیا ہے اور کہا ہے
کہ (انہ اوی القریۃ) سے مراد میں ہے
کہ خدا نے اس قریہ کو چنا وہ یہی ہے کہ وہ
طاہر و عارف سے بھی رہے اور ہر
فتا نہ ہو۔

خدا اسنے یہ وعدہ نہیں کیا کہ باوجود کہ
 ہونے کے اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کے
 چھوڑ دے۔ اکیلے توحید میں یہ لکھا
 ہے کہ طاعون سے کوئی ایسی حالت نہیں
 اور طاعون کی وجہ صرف یہ ہے جو ان اللہ
 کا بغیر مابعدوم جسے بغیر واما
 بالانفسہم۔ کے الہام سے ظاہر ہے
 یعنی لوگوں نے جب اپنے افعال و اعمال
 سے غضب الہی کے جوش کو میر کا یا اور ہم
 علیہ نے اپنی حالتوں کو ایسا بدل لیا کہ خود
 خدا اور تعویذ و طہارت کی ہر ایک راہ کو
 چھوڑ دیا اور یہاں اس کے طرح طرح کی سختی
 و تجر کو اختیار کر لیا اور خدا پر ایمان سے بالکل
 نا شہد و ہر دیا و ہر بیت اللہ میری مات
 کی طرح و بنیاد پر محض ہو گئی اور اللہ تعالیٰ
 کے نوری چہرے کو غفلت کے نیچے دبا
 دیا۔ تو خدا سے اس مطالب کو نازل کیا تا کہ

خدا کے چہرے کو دیکھ لین اور اس کی طرف
رجوع کریں بعض بندگان مہلک و حاکمین
داخل ہو کر باطل فتنہ پر جانیگی اور بعض
مصدقہ بندگان داخل ہوں گی لیکن خالی کو نکلتے
رہیں گے۔ قادیان مہلک و حاکمین داخل ہوں
یہی مراد الہام اندہی القریۃ ہے
گناہوں کی سزاؤں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ
یہی طاعون نازل فرمائے۔ خدا عز و جل فرماتا ہے
کہ لو اذاعہ کلام لہذاک المقام۔ یعنی تمام
مہلک و حاکمین داخل کر دیا تاکہ لیکن صرف خدا ہی
تبارک و تعالیٰ سے اسکو مہلک و حاکمین داخل نہیں
کیا گیا جو بچے ہیں اور جو نہیں گئے وہ مشاہد
اکرام کو جو ست یحییٰ گئے یہ تو قرآن کے بالکل
مخالف ہے کہ قادیان مذاب طاعون سے
داخل ہونے سے ایک طرف تو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ان اللہ لا یدیر ما یقوم
جستے یدیر ما بالانفس۔ دو سر طرف
اندہی القریۃ کے اگر بیٹھے ہوں کہ
قادیان بالکل بجائی تو ان دونوں کے
درمیان تضاد و انتہا ہوتا ہے۔ وہ ضلالت
میں نہیں ہو سکتیں۔ ہم نے کسی اندہی
القریۃ کے یہ جتنے نہیں کیے۔
طاعون تو دنیا کی ہر ایک چیز میں آسکتی
یہی عجیب بات ہو کہ جہاں کسی نے دھڑکی
کی کہ فلان مقام میں طاعون نہیں تو اسی

وہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ دھکیلی والوں نے
 پڑے سے لکھا تھا کہ وہ جو وہ ہو وہاں
 علی حوالہ نہیں آئی اور نہ تو شکل ایک وہ ہو رہی ہے
 کہ وہاں کے ایک بیت منشاں رہتے ہیں وہاں
 پھر وہاں کا وہاں نہ ہو گا۔

اسی کے دنوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان ہی
عالموں کی تھی۔ لاہور کی نسبت کہا جاتا تھا کہ
اسکی سرزمین میں ایسے اجڑاؤ ہیں کہ زمین
طاعون کی کیر سے زندہ نہیں رہ سکتی تھی
وہاں ہی عالموں کے آن ویراؤں کا ہے ابھی
لوگوں کو معلوم نہیں ہے لیکن سالیسا سال
کے بعد لوگ کہیں گے کہ کیا وہ عالمی آگ
اور دیہات بالکل تباہ ہو جائیں گے۔ دنیا
سے ہر کام و دشنام مٹ جائیگا اور ان
کے آثار تک باقی نہ رہیں گے لیکن یہ حالت
کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔

ایک کھلی میاڑی ہے عروں تک پہنچ جاتی ہے۔ بڑے بڑے فکے اسی نے برباد کر کے جنگل کر دیے۔ شہر وں کے شہر ویر لے بنا دیئے۔ سیکڑوں کو اس لیے غیر آباد کر کے کر جاتا رہی زند و زربے اس کے آگے تو بڑے بڑے شہر کی کچھ حقیقت نہیں کہتے۔ بڑے سے بڑے آباد شہر کو ہی اگر چاہے دو دو تین دن میں صاف کر سکتی ہے۔

۱۹۹۹

ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ نماز اصل
میں دعا ہے۔ نماز کا ایک الفاظ جو ہر
ہے۔ وہ نیت، دعا کا ہونا ہے۔ اگر نماز
میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کیلئے تیار ہے
کیونکہ جو شخص دعا شن کر تارہ سوائے
اس کے کہ بابت کے نزدیک خود جانا ہے
اور کیا ہے ایک ماکم ہے جو بار بار اس امر
کی تکرار ہے کہ میں بے گناہوں کا دیکھتا ہوں
ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں
میں بہت رحم کرتا ہوں۔ جس کو کی ادا
کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا
ہے اس کے پاس سے گذرنا ہے اور اس کی
مدد کرنا ہے وہ اپنی مشکل کو بیان کرے
طلب۔ ادا کرتا ہے تو سوائے اس
کے کہ وہ تیار ہو اور کیا ہو گا یہی حال خدا
تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو
آرام دینے کیلئے تیار ہے۔ بشرطیکہ کوئی
اس کے درخواست کیے قبولیت دعا
کیلئے ضروری ہے کہ انسانی سے باز رہے
اور دعا کے لئے ضروری ہے کہ کوئی نہ

پر بغیر زور سے پڑا ہے تب تک بیدار ہو کر
 اُٹھو یا کہ یومئین المستقر
 اس آیت کو قیامت پر بیان کرنا غلطی ہے
 کیونکہ اس دن آقا کی طرف رجوع کرنا کسی
 کام نہ آدے گا بلکہ یہ اس زمانہ کی حالت ہے
 کہ طاغوت کے بارے میں خواہ کوئی
 حیلہ حال کو بہرگز کام نہ آدے گا۔ آخر مستقر
 خدا تعالیٰ ہی پر تھا۔ اگر جب اس کو نہیں
 گئے تب وہ اس سے رہائی دے گا۔

ایں المفسر ہی اسی پر چلیاں ہے کیونکہ وہ
آلات میں تو کوئی مذکور ہی نظر نہ آتا ہے۔ مگر
طاعون میں کوئی مفسر نہیں ہے۔ صرف
مذکور بنیاد ہی کامیاب ہو گیا۔

خدا کی طرف غلام کیسے منسوب نہیں ہو سکتا
جو صادق ہو گا وہ ضرور خدا سے صدق
کے نفع پاوے گا یہ وحی دین ہے جن کی
نسبت کیا گیا ہے۔ **خذ ایوم ینفع**
۲ الصادقین صدقہم۔

ویک مرتے کے رطاب

اکبر اور لطیفہ سنئے۔ وہ ایک تعلیم کے رو
 نام بناتا ہے جس کا عنوان ہے کہ سنہ شدہ اور
 سنہ شدہ۔ وہ سنہ میں۔ یہ جو وہ باب سنہ
 عام کا ترجمہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سنہ
 میں کوئی خط ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ سنہ
 سنہ میں۔ یہ جو وہ کہتا ہے کہ سنہ
 سنہ۔ ایک آدمی کے جسم کا حاصل کرنا۔ وہ
 جیسے کہ وہ کہتا ہے۔ یہ اللہ کے لیے ہے۔

درخت و غیر و نباتا ہی درون سیدہ من سے
سب دنیا کی روحیں اپنے اپنے پاپ اور بر
کے بل ما سئل کر رہے ہیں۔ اور سنا رہے
ہر کا ش صفحہ ۳۴ میں ہے۔ جو شخص بد
جسم کے جوڑی دوسرے کی عورت کو سنا
نیکسا آؤ میون کی ہاکت وغیرہ کام کرے
اتس کا ہنر و رفت وغیرہ غیر شوک عالمیوں
جو تاسے کیا اب یہ لوگ شخص کہہ سکتا
کر واندی ہی متہ فلسفہ کا لہر ہے۔ جو شخص
نہاتا ہے میں ہی آریوں کی روحیں کسی ہوگی
اغتقاد کرتا ہے اور در طرف نہات میں بلکہ
سٹ بیان سے وہی کی خداست کا نور ہو رہی ہے
اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے اعتبار کو
نہیں۔ بلکہ اس وقت کہ میں میرے سر نام کے تجربہ کار
ہو چکے ہیں اور شے سے شک و شبہ آپہر رہی ہے
اس شے کو سمجھنے والا کوں ہے۔ بخایا انسان
اگر خدا ہے تو کس سے سنا ہے اگر انسان
ہے تو وہ خدا کا الہی ہم کس طرح ہو سکتے
ہیں۔ قتیل ۲۔

درخت کے ساتھ ایسی وغیرہ کا حفظ موجود ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ یا نندی لوگ چھوڑ کر خاکستری چھوڑ دیں آریہ پرشون کی روحیں کسی ہوئی رہتے ہیں وہ ہیں وناہین فلسفہ کا نام ہے یا کسی طرح کی پیشگی بارے۔

دین خیال است و محال است جزوین
 دیانتہ لیا اگر واقعی تمام درختوں اور نباتات
 میں شمار سے جیسا کہ شدہ دن ہی کی روحین
 متنازع شدہ اور عقوبت میں گرفتار ہیں
 تو اس ملک سبزی اور نباتات وغیرہ کہاں
 اپنے بیٹ میں تھا محض دال سے ہیں
 یہ کیا بات ہو کہ تم اپنے بیانی شدہ دن کی
 اپنے آفتوں سے اس طرح گفت و خفا
 کرو کہ آپ کو ان پروردگار اور رحم گیر نہیں تھا
 کیا انصاف ہے کہ ہر ہی ہری سبزی اور
 عمدہ عمدہ درختوں کو کاشت کر اپنے بیانیوں
 کی متنازع شدہ روحین کو دیکھ اور آواز
 سونگھاؤ کیا ایشر سبزی کہاں سے حکم دیکھتا
 ہے جب کہ یہ ہی تباری مانند جو اکل میں
 کیا بات ممکن ہے کہ کوئی شخص نہ ...
 ایک لڑکے کو مروا دے اور دوسرے لڑکے
 کو اس کا گوشت کھلا دے۔ سہیا پڑھو ۲۲
 اور کیا اگر بدخت وغیرہ نباتات میں ہی

و ایندیون کی کہ رو حینا گیسری میں تر
گیسری پاری گیسری پاری گیسری پاری
برسکنی ہے اور ہرگز گیسری کہانے کو
سلمان اور دیگر نوام گیسری کہانے کو
جب کہ آپ سبزی و نباتات کی فصل میں اپنے
بیانی بندوں کا گیسری کہانے کو
سبزی ترکاری و درخت وغیرہ کا استعمال
کیون نہیں چھوڑتے۔ لہذا و نباتات سے
و جو سے خالی ہر گیسری کہانے کو
جو گیسری کہانے کو وہ مذہب جو گیسری کہانے کو
سبزی و درخت وغیرہ میں انسانی رو حین
(جو آتامین سلیم کہانے کو وہ مذہب کے کہانے کو
پر اعتراض کہانے کو گیسری کہانے کو
ایسٹ فیل و حیرت کہانے کو

پہاچوہر اس زمانہ کا ایک دربار ہے۔
 جب دنیا ساری جاہلی تھی۔ اور گناہ
 پست و رخت وغیرہ ہر شے میں انسانی
 رو میں باقی تھی۔ اب سائینس کا زمانہ ہے
 اس قسم کے باطل اعتقادات اور جیہود
 خیالات کے بارگاہ اور خد اسکے پیچھے
 جوئے دین اسلام اور ایمان بگور
 جو دنیا کے تمام افسار و اولیاء مشورین اور
 سیاست دان کا مذہب تھا۔ وہ مرنے نہ کسی کو
 کبھی کبھی کا راستہ دکھایا اور نہ دکھایا۔
 انہی وقت ہے کہ خدا کا واسطہ
 لگایا وقت میرا تپہ آتا ہے۔

ایک اور دلیل لیجئے۔ دین میں اور دین سے
 رہا لیکن میں کہ اسے ایشور کہہ دو وہ
 دے۔ لیکن یہ کہلا۔ گویا کہ کائنات و غیرہ
 وغیرہ خدا فرما۔ چنانچہ جو ایک مشترک
 فاعل کے پیش کی درخواست۔ اسے
 پر مشورہ آپ کی عنایت سے چون اس کا
 رخا نہ داری کہ اسے اندر لگائے۔ چنانچہ
 وغیرہ جائز۔ اور زمین۔ جو اس علم کی مدنی
 اور راحت و خوشی وغیرہ بخوبی حاصل ہوں
 اور سب چیزیں ہمارے تصرف میں ہوں اور
 مذکورہ بالا اشیاء حاصل ہونے کے علاوہ
 میں کہانے میں کائنات میں حمد اور گویا
 شہد وغیرہ حمد و ثناء وغیرہ و دلائل
 موجود ہوں۔ مذکورہ بالا چیزوں کو میں
 حفاظت اور سکھ کے لئے ہم پر ہونا ہوں
 ان کے حصول سے مجھ کو حمد و ثناء و دینی
 و عطا امتیازات یا برکتیں کا سکھ اور دنیا
 راحت میں اقبال و شرف نصیب ہوگا اور
 ہم دوسروں کی بلا کی کرتے ہوئے گرو
 آئینہ کے اندر مذکورہ بالا دونوں قسم کے
 سکھ کو دینی و دنیوی سکھ حاصل ہوتا ہے
 سند رجحان ص ۱۱۱۔

پھر وہ دین ایشور کا ارشاد ہے۔
 میں پر سکھ۔ اس طرح میں جہان و دین کی
 پابندی کرتی ہوں۔ قایم ہو تا ہوں جس ملک
 میں علم اور دین کی ترقی اور اشاعت
 ہوتی ہے۔ وہ میرا مقام الرفیع ہے میں
 اس ملک میں فوج کے گورنر ہوں اور ملوک
 کووت حکمران ہوں (مفسر ص ۱۱۱)۔
 پھر پھر وہ ارشاد ہوتا ہے۔ میں
 جسے پوچھوں گی مانتے سکھ رہنے والی
 سند و دوان اتنا میں ہر گز حمد و ثناء
 سے تو ایک ہر نصیحت کو دین اپنے سر
 والی نیکی اولاد میں مانتا ہوں کہ وہ
 وغیرہ لگائے وغیرہ۔ زمین وغیرہ۔ کہ جسے
 وغیرہ اور جان کی فانی خدمت کو دین
 پھر پھر وہ ارشاد ہوتا ہے۔ میں
 جسے پوچھوں گی مانتے سکھ رہنے والی
 سند و دوان اتنا میں ہر گز حمد و ثناء
 سے تو ایک ہر نصیحت کو دین اپنے سر
 والی نیکی اولاد میں مانتا ہوں کہ وہ
 وغیرہ لگائے وغیرہ۔ زمین وغیرہ۔ کہ جسے
 وغیرہ اور جان کی فانی خدمت کو دین
 پھر پھر وہ ارشاد ہوتا ہے۔ میں
 جسے پوچھوں گی مانتے سکھ رہنے والی
 سند و دوان اتنا میں ہر گز حمد و ثناء
 سے تو ایک ہر نصیحت کو دین اپنے سر
 والی نیکی اولاد میں مانتا ہوں کہ وہ
 وغیرہ لگائے وغیرہ۔ زمین وغیرہ۔ کہ جسے
 وغیرہ اور جان کی فانی خدمت کو دین

اب تو اور تیرا خاوند دنیا کو سارے گروہوں
 دیا نفل ہوا ایک اس پر ہی وہ کویشو
 کرتے ہیں یعنی خدا کا کھم مائے گروہ خدا
 جس نے تمام جائز و ناجائز کے اعمال کی
 منزل میں حوالہ غالب بخش رکھا ہے۔ آپ ہی
 یہ دعا سکھ سکتے ہیں کہ گویا ایشور کے
 گویا۔ بیٹے۔ کہی گویا۔ کہی۔ اور شہد
 وغیرہ وغیرہ لگائے۔ کیا وہ آپ ہی ایسی دعا
 کی پابندی دے سکتا ہے۔ جس سے خدا
 کی تافران۔ پالی۔ اور سرور و غضب جو ان
 پیدا ہوں۔ کیا ان کو کسی خود ایسی مرضی ہو سکتی
 ہے۔ کہ لوگ ضرور گویا۔ بیٹے۔ کہی۔ اور
 شہد کی ہمایاں وغیرہ نہیں تاکہ دوسرے
 آریوں کے کام آئیں مگر سارے آریے
 نیکیا اعمال جو جائز و ناجائز چیزوں کا۔ تان
 چیزوں کا تو وجود ہی نہ ہو گا۔ تیرا ایسی دعا
 سکھانا اور تعلق بالاعمال کا خدا کا کام ہو سکتا
 ہے اور جس کتاب میں ایسی ایسی قائل
 بائیں گویا کہ میں کیا وہ خدا کا کام ہو سکتا
 کیا خدا خود ہی ان چیزوں کے مالک کی پابندی
 کر سکتا ہے۔ جن کا وجود گناہوں اور باطن
 پروقوف ہے۔ اسے ہے آری اور اعتبار
 عقل کیا ہو گیا؟ کیا اسلام کی مخالفت کی
 سزا میں ہے۔ جو ایسے ایسے بیوہ و عیال
 کے قائل ہو گئے۔ سوچو اور فکر کرو۔

پھر وہ ارشاد ہوتا ہے۔ میں
 جسے پوچھوں گی مانتے سکھ رہنے والی
 سند و دوان اتنا میں ہر گز حمد و ثناء
 سے تو ایک ہر نصیحت کو دین اپنے سر
 والی نیکی اولاد میں مانتا ہوں کہ وہ
 وغیرہ لگائے وغیرہ۔ زمین وغیرہ۔ کہ جسے
 وغیرہ اور جان کی فانی خدمت کو دین
 پھر پھر وہ ارشاد ہوتا ہے۔ میں
 جسے پوچھوں گی مانتے سکھ رہنے والی
 سند و دوان اتنا میں ہر گز حمد و ثناء
 سے تو ایک ہر نصیحت کو دین اپنے سر
 والی نیکی اولاد میں مانتا ہوں کہ وہ
 وغیرہ لگائے وغیرہ۔ زمین وغیرہ۔ کہ جسے
 وغیرہ اور جان کی فانی خدمت کو دین
 پھر پھر وہ ارشاد ہوتا ہے۔ میں
 جسے پوچھوں گی مانتے سکھ رہنے والی
 سند و دوان اتنا میں ہر گز حمد و ثناء
 سے تو ایک ہر نصیحت کو دین اپنے سر
 والی نیکی اولاد میں مانتا ہوں کہ وہ
 وغیرہ لگائے وغیرہ۔ زمین وغیرہ۔ کہ جسے
 وغیرہ اور جان کی فانی خدمت کو دین

بین سوالوں کا جواب

حضرت علیہ السلام کے حضور۔ است
 اس مسئلے کے حکم کے ایک معجز
 فرما دیں سوال بغیر جواب بیجا
 غور نہیں کرتے میں کہ ان کا جواب
 ہر بعد کس کس شایع ہوں گے
 حضرت علیہ السلام کے مناسب
 سہارا کا نام تاکہ اس کے لئے ان
 سوالات کا جواب شائع کر دیا جاوے
 ایشور۔

سوال اول
 اے اللہ! میں نے یہ سوال
 موقوفہ دیوم القیامۃ کیا ہے
 شہیدان میں تمہارے ہونے کی سچ علی اسلام
 کس طرف راجع ہے جس جاوے جس کے کل
 اس کتاب کے ان پر ایمان لائے کہ انشاء
 آیت پر راہو۔ دین کی اس کتاب کے ان پر
 ایمان لائے کہ انشاء آیت کے لئے ان کے لئے
 جاسے میں۔

الجواب۔
 قرآن کریم کی آیت
 کے لئے ہے۔ اس کے لئے ہے
 انجیل میں ہے۔ اس کے لئے ہے
 نبی دینی چلتے کہ قرآن کریم کے معانی خود
 قرآن مجید اور ان میں سے ایسے جاوے
 اور پھر سارا ان کے خلاف کسی لفظ کے معنی
 نہ لے جاوے۔ ایسا ہی تعامل ہے جس کا نام
 سنت ہے معانی کے اور اس کا پھر نہ لے
 اور سنن الیہ آیت کی خلاف ورزی نہ کرے
 اور سنت عرب اور عادات ثابتہ ہوں
 کے خلاف ہو۔ پھر عرف عام سے جس کے خلاف
 کہیں میں معانی یا پھر ہوں۔ اما ریت صحیحہ
 کے خلاف ہوں۔ کہ سب سابقہ کے سب سے
 کے خلاف ہوں۔
 قرآن مجید کے ترجمہ کرنے میں میں گروہ
 ان کے معنی اور دوسرے معنیوں کی پرورش
 کی انہوں نے غلطی کیا ہے جو غلط ہے۔ نہ
 و معانی اسلام اس اصل کے معنی کی و پھر
 اعتراض کرنے میں اور انہوں نے کہا ہوا
 کہ اکثر مسلمان ہی ان اصول سے ناواقف ہیں
 و نہ ہم جو کہ حضرات ائمہ و علماء و محدثین
 کے معنی اشتہار و قرآنی میں کرتے ہیں ان
 سمجھنے میں انہیں وقت ہوتا ہے
 مثال کے طور پر آپ اس آیت کو لے لیں
 جس پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ جو معنی ہمارے
 مخالفت اس آیت کے کرتے ہیں کہ ہر ایک
 اس کتاب میں سچ برائی لے آگیا۔

اگر لے جاوے تو اس سے ایسی حاجت لازم
 آتی ہے جس کا کوئی مسلمان قائل نہیں ہو سکتا
 اور قرآن مجید میں حکیم الشان اختلاف پیدا
 ہو جاوے گا۔ حالانکہ قرآن کریم کی صداقت
 اور اس کے مناجات اللہ ہونے کی ضرورت
 دلیل ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا
 لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
 فیہ اختلافاً کثیراً۔ گویا کہ اس صورت
 میں معنی آیت کے ہوں گے کہ مسیح کے
 آنے پر سب اس کتاب اسیر ایمان لے آئیں
 اب ہمارے غرض یہ کہ مسیح کی آمد الی ہوں
 سب اس کتاب پر اس وقت کے لئے سرے ہوں
 پھر نہ ہر جاوے گا۔ جو مسیح کا کل ہوا
 کوئی مسلمان ایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔
 اور اگر جو کہ صرف اس زمانے کی کتاب
 ایمان لائیں گے۔ تو پھر کل کل رہا۔

پھر دوسری مثال ایسے معنی کرنے میں یہ ہوگی
 کہ خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح کو بطور عمدہ بشارت
 دیتا ہے و جاہل الذین اشعولت فوق
 الذین کفر والی یوم القیامۃ۔ جسے اللہ
 تعالیٰ تیرے مقیم کرتا ہے مگر یہ مکرر یہ قیامت
 ایک غالب رکھتا ہے اس سے صاف پایا جاوے
 کہ قیامت تک مسیح کے مکرر ہون کا وجود ہی ہے
 پھر اس آیت کے لئے کس طرح صحیح ہوگا
 اس کے سوا دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 فاعلمنا بیدہم العداۃ والیوم القیامۃ
 الی یوم القیامۃ یعنی ہم نے قیامت تک
 عداوت ہوں اور ہوں گے میں عداوت اور بغض
 والہ ہے۔ سورۃ المائدہ۔ رکوع ۳۔
 اس آیت سے ہی صاف طور پر معلوم ہوتا
 کہ یہ دونوں اور عداوت ہوں میں قیامت تک
 بغض اور عداوت کا نہ ہونا لازمی ہے۔ لیکن
 آیت۔ ان من اهل الکتاب کے وہی معنی
 شہد کے جاوے تو اس آیت کا معنی صاف
 کس طرح صحیح ہے۔

پھر ایک اور آیت ہے۔ والقینا بنہم
 العداۃ والیوم القیامۃ
 یہ آیت ہی اس معنی کی ہے اور ہر گز
 آیت۔ لا یزال یحلفون ہی ہی ظاہر کرتی ہے۔
 ان تمام آیات پر گہرائی نظر کر لیں۔ ہر
 نہایت صفا کے ساتھ کہل جاتا ہے کہ ہر
 اور عداوت ہوں میں قیامت تک مخالفت
 عداوت باقی رہے گی۔ لیکن اگر مسلمان
 نے آمین تو پھر ان آیات کی بنا پر اللہ
 تکذیب کرتی ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے
 پر اعتراض کرنے کا موقع دینا ہوگا۔
 اور ہماری تو سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ ہر
 اور عداوت ہوں میں قیامت تک مخالفت
 عداوت باقی رہے گی۔ لیکن اگر مسلمان
 نے آمین تو پھر ان آیات کی بنا پر اللہ
 تکذیب کرتی ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے
 پر اعتراض کرنے کا موقع دینا ہوگا۔

اور قرآن میں کسی نہ کسی کے لئے کی گئی
بشارت دی ہوگی کہ اگر بغرض محال ان
سب کو لیا جائے کہ وہ قرآن کو چھوڑ کر
مسیح کو ان لین گئے تو وجہ اختلاف بالی
نہ ہوگی اس کے علاوہ ایک اور بات یہی
تاریخ غور سے کہ یہودیوں نے اہل مسیح کا
انکار کیا کیوں کیا ؟ اسکی وجہ تو یہی ملائی
جی کہ حضرت عیسیٰ مسیح کے آئیسے بیٹے
ایسا کاٹا لگتا تھا۔ اور یہی سوال ملا یہود
نے مسیح کے کیا تھا۔ جنہوں نے ایسا
کاٹا بڑا رکھ کر دیا تھا۔ اب اکل دیا
آدم پر خواہ وہ بغرض محال آسان سے
ہوئے کیوں نہ نظر آجائیں یہودی
جب تک اہل کو ازنا زد کیا نہیں گئے
کبھی مسیح کو مان ہی نہیں سکتے۔ نہیں ایسا خیال
نہ صرف قرآن کریم کی ان آیات کے
شعار اور مخالف ہر جگہ قتل و اہل اور
مشام وہی اس کے خلاف ہے اور ملا وہ
ہمیں مسیح پر ایمان لانے سے مسلمانوں کو
کیا ناہیدہ اور خوشی ؟ اس میں یہ کوئی ذکر نہیں
کہ حضرت عیسیٰ علیہ وسلم پر ایمان
لا دین گئے۔ غرض یہ ہے جس رنگ اور
پلو سے دیکھو غلط ہیں۔ اس لئے ضرور کہ
ہر ایک میں آیت کے وہ سنے گئے ہمارے
ہر قرآن کریم کی کسی آیت کے متعارض واقع
تھیں بلکہ معذوق اور موید ہوں۔ چنانچہ
وہ سنے ہر ذیل میں بیان کرتے ہیں ان
سطلانی میں کسی آیت پر دلیل کیلئے یہی ضرورت
تھیں برحق اور قرآن کریم عظمت کو ظاہر
کر رہا ہے میں اس آیت کے اور قتل
مسیح یا ان کے متعلق ہونے کی نسبت
اللہ تعالیٰ نے شروع فرمائی ہے۔ جیسے
فرمایا۔ وَقَوْلُهُمَّا نَا قْتُلْنَا الْمَسِيحَ عَلَيْهِ
ابن مریم رسول اللہ وما قتلوه وہ
صلوہ ولکن شبه لهم وان الذی
بختلوا فیہ لفی شاک عندہ ما لهم
بہ من علم الا ابناء الظن وما نطق
یقیناً بل دفع اللہ الیہ وكان اللہ
حکماً و ان من اهل الکتاب الا الیہ
بد قبل منہ ویرا الفیامۃ یکون
علیہم شہدا

احد یو دیں گئے، اس قول پر نظر کر دے کہ
 ہم نے یقیناً مسیح یسوی ابن مریم کو جو اٹھ
 کار سول سے قتل کر ڈالا تھا کیا انہوں نے
 نہ اس کو قتل کیا اور نہ ان کو صلیب دی
 بلکہ یہ تو ہوا کہ وہ مشابہ بالصلوہ ہو گیا
 اور بے شک جو لوگ قتل مسیح میں اختلاف
 کرتے ہیں وہ اس بارہ میں شک میں
 ہیں ان کو اس قتل کا یقینی علم نہیں وہ صرف
 ظن کی اتباع کرتے ہیں یو دیوں نے یقیناً
 یقیناً اس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ احمد قہالی نے

ان کو طبی موت سے وفات دیکر ان کا رفع کیا (جو مقتول یا مصلوب کا نہیں ہوتا) اور اللہ تعالیٰ عز و جل حکم ہے۔

اور کوئی بھی اہل کتاب میں سے نہیں جو قتل مسیح پر اپنی موت سے پہلے ایمان نہ لائے ہو اور قیامت کے روز مسیح ان پر گواہ ہو گا۔ ان آیات پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مختلف طور اور رنگ میں نفی قتل کیا ہے۔ اور یہی مضمون زیر بحث چلا آتا ہے۔ اور یہ واقعات اور مشاہدہ صیغہ کے موافق ہے۔ کیونکہ ہر ایک یہودی اور عیسائی نے مسیح کے اس قتل بالصلیب کو اپنا ایمان مانا ہے۔ عیسائی اس بیانی کو کفارہ کے رنگ گناہوں میں ایمان لٹھتے ہیں اور یہودی ان کے رد مانے نبوت کے ابطال کیلئے۔ ایک صورت میں لیدو صنف مہ کے معنی کیے کیلئے اور صاف بین ہر ایک یہودی اور عیسائی اس پر ایمان لایا ہے اور لا راہ اولہ لائے گا۔ امید ہے کہ اس قدر نصرت اس بات کی کافی نہیں جاوے گی مگر اس پر کوئی اور کلام ہوتا اسپر یہ نظر کیا سکتی ہے

سوال دوم۔ سود کے جواز یا نہ جواز
پر جو اہل تشیع جو رہی ہیں جناب مراد صاحب
کا اشارہ میں کیا اور غلط ہے۔

الجب

حضرت امام علیہ السلام کے حضور حضور تہجد کے وقت میں پڑھا کرتے تھے۔
 میں پڑھا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کلمات طیبات اور تعالیٰ اسلام سے لیا
 جاتا ہے ہر قسم کے سود کو حرام
 بناتے ہیں اور کسی صورت میں اس کے
 جواز کے قابل نہیں اور ہونے کی سطور
 جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یحییٰ اللہ الرواد
 اللہ تعالیٰ نے وہاں کے محسن کریم ابراہیم علیہ السلام
 اور دوسری جگہ فرمایا الذین یا کلون
 الرواد لا یقومون الا کما یقوم الذی
 یحییٰ الشیطان من الحسن بنے
 وہ لوگ جو سود لینے میں نہیں انہیں
 قیامت کے دن کمر اسلحہ جیسے ٹیپا
 بنے جس کے انہیں دیوار بنا دیا جو اللہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 لعن کل الرواد و مولا و کاتبہ و شاکسہ
 یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود
 کا بیڑا لے لیا بیڑا لے لے اور اس کے
 گروہوں اور وشیفہ لکھنے والوں پر لعنت کی
 ہے اس سے بڑھ کر اور تہدید کیا ہوا تھا

سو دگر حرب من اللہ محمد بنام ہے۔
 غرض اللہ تعالیٰ نے اس کو محمد نام محمد بنام
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کیلئے مبین
 قاطع اسلام میں کوئی اس کا مجوز نہیں
 ہے اس کے جزا کی کوئی دلیل قرعہ کی ہو سکتی
 ہے یا تک مشاہدہ صحیحہ میں ہی اس کے
 خلاف ہے۔
 برہمے بڑے بنگون کے دیوانے بنگو
 آپ نے رکھے نین تو اخبارات میں خود
 پڑھے ہوں گے۔ یہ آفت اس سودا
 و جہ کے آن ہے اور ایسے باریک و
 باریک اسباب کے ذریعہ ہے آن ہے
 کہ وہ سب اس کو نہیں سمجھ سکتے۔
 جن لوگوں نے سلطنت لکھنؤ کے
 زوال کے اسباب پر غور کی ہے وہ منجملہ
 اسباب کے ایک دگر سو و چھترہ سہ ہین
 جو برامید سری نوزن کے رنگ میں لکھنؤ
 کے آجیان سلطنت میں مروج ہوا تھا
 اور آخر انکو اپنے روپ کے ضائع ہونے
 بھانسنے کیلئے وہ رنگ اختیار کرنا چاہیہر سلطنت
 کی تباہی کا موجب ہوا۔

سوال سوم۔ روح کی سماعت باکلام
و طہام کے ذریعہ کے متعلق مرزا صاحب
کیا فرماتے ہیں۔

الجب

سماع مومنتے کہ نون کے ثابت ہے
لیکن اس کے سپر لازم نہیں تاکہ وہ حاجت
لواہی میں جیسے ان لوگوں پر انفس میں آتا ہے
مور خلاف حدیث سماع مولیٰ کے تو
قابل نہیں لیکن مردوں کے حواجی طلب
کرنے میں قابل نہیں کرتے۔
خواب کے متعلق یاد رہے کہ مولیٰ کو نقدی
کا دانا خواب ضرور پیوستہ ہے روزہ اور
حج کے خواب کے لئے ہی احادیث موجود
ہیں۔ کلام کے خواب کے لئے علماء زبان
کی شہادت موجود ہے مگر انہوں نے
کشف میں دیکھا کہ یہ احادیث اور آثار
بھی اسی باب میں ہیں تو انہیں ضعف ہے
البتہ حضرت صاحب لی ذالی نہیں
کہ کلام کا خواب کس طرح پیوستہ ہے۔
آقا اور جناب ذہل نہاد کا خواب
پیوستہ آپ نے فرمایا ہے +



بہم خیرا و ہم ثواب

(اشیرجی کی سہولت)

مسیح کی بعض زیارتوں سے غرض جان کر لے کر
 پنجویں یزید کی گئی ہے کہ وہ قرا لکھم کی موجودہ کتاب
 ایک خاص رعایت سے ساتھ بغیر جلا کی تھی
 کتبہ جادین اسلئے اس عرصہ میں جو احباب
 کتابوں کو خریدیں گے وہ نہ صرف ایک احباب
 و خیر و کتابوں کا جمع کر لیں گے بلکہ مسیح کی
 رعایت کر نیوالے عہد میں گئے و پس ہم ہم
 اعلان کرنے میں کہ ذیل کی کتابوں میں بغیر جلا
 تھی اور تک ہم ایک چوتھا کی
 قیمت کی رعایت کریں گے
 جو چاہے تا یہ واسطے۔

۱۲۱. احوال اودانم هر دو حد
 ۱۲۲. آریه دهرم در قرآن
 ۱۲۳. است بچین (بابانک صاحب کتاب)
 ۱۲۴. اودر دانشکده افسر فوج کاسا
 ۱۲۵. تقریر نماز ریاضه و سجود و غیره
 ۱۲۶. حضرت اقدس شمس الدین سید میرزا ضامن
 ۱۲۷. الباقی متناهی و دیار و قرآن که مقابل پر
 ۱۲۸. سوان الدین عباسی که عاقل و کاتب و حبیب
 ۱۲۹. تفسیر سوره ثبوت ۲۲ فی سکه آسالی
 ۱۳۰. تنخیر المومنین (فتویٰ الفکر لطیف مجاز)
 ۱۳۱. فلک الشک اسود السبیل نمبر ۱۱
 ۱۳۲. شمس از حد (پیر گزینی کارو) حد
 ۱۳۳. رو فتح رشید (ادعای امامت)
 ۱۳۴. الامتاز (عالمی عوام که کلمات و تقریرین)
 ۱۳۵. مسلمانان کافران و اسکر حضرتین دعا
 ۱۳۶. برهان الحق (رد و نصایح)
 ۱۳۷. تفسیر القرآن پاره اول
 ۱۳۸. بدو شمسیه شمسیه
 ۱۳۹. نزهة قرآن مجید (مباحث فی سیرة القرآن)
 ۱۴۰. فیض احمدی - سر و فکات سبع پنجابی
 ۱۴۱. تفسیر و شواهد الامتاز
 ۱۴۲. اصلاح النظر (رد و آریه)
 ۱۴۳. دعوت الحق نمبر ۲
 ۱۴۴. سکس واریه طاهر و کلمه و این طریقه کلام
 ۱۴۵. انصاف (عبدی که خراسان نشانات)
 ۱۴۶. نور القرآن جلد دوم (عباسی که جمیع اسم)
 ۱۴۷. برکات الدعاء و اصول التفسیر

پورے سب کے فریاد سے حرف پھر روئے
ملا وہ محسوس کہ اک نئے جاوین کے۔
ملش
نیچر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء

مہرشی بخش المعروف عبدالعزیز نمبردار
 تبارک نے عرض کیا کہ میں ملاقات کے لئے
 اس خیال سے آیا ہوں کہ ایک فقیر قرآن
 لکھوں جس سے لوگوں کے غلوک اور
 غلط سنان کی اصلاح کروں اگر آپ مجھے
 امداد دین تو میں سوچ دوہ ثابت شدہ
 فلسفہ کے مطابق ترجمہ کے دکھلاؤں۔
 فرمایا۔ ہمارا مشرب تو کسی سے نہیں
 ملتا ہم تو جو کچھ سنتے ہیں اسے ہی خواہ
 عقل اور فلسفہ اسے یا نہ مانے ہم اس کو
 فرو مانتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں
 البتہ اہل عقل سے جو لوگ عقل کی پیروی کرتے
 ہیں وہ آپ کی اس بات پر تو حیرت و خوب
 ہے آپ مولوی لاالہ بن صاحب کے مشورہ
 میں آجکل ترہم کثرت سے شائع ہوتے
 ہیں کہ ہمارا مذہب یہ نہیں ہے۔ ہر مین مذہب
 ایک نصرت کرتا ہوں اس کو فرد غور سے
 سن لو۔ اگر خدا تعالیٰ نے تم سے کوئی ایسا
 عظیم الشان کام لینا ہوتا تو تمہارا یہ وہ
 داغ اچھا بناتا۔ مگر یہ مسامتہ الہی ہے کہ
 وہ اچھا نہیں بنا گیا بلکہ کھردہ بنا گیا ہے
 جس سے ابھر کا سنا سننا
 تم سے آپ کو خوش باش رہو اور خدا کی
 منشاء کے خلاف نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے کل عمل علی شاکلہ ہے
 ہر ایک شخص کو اتنا اور کر سکتا ہے گمانی بناو
 پر۔ مثلاً ایک شخص کو توبہ دہی صدر مذکور
 فنی لاحق ہو جاتی ہے۔ اب اس کو سیدان
 جنگ میں لگاؤ دیکر سہا جاتا ہے کیا وہ فخر
 مند توں کی اور دین سگری نہ رہا دیکھا
 میں سے خود قادیان میں ایک شخص کو دیکھا
 ستہ کو اردہ بکرا تو جہت تاجا۔ بکھڑا
 اس کو غش ہو جاتا تو اگر قصاص کا کام اس
 کے سپرد کیا جاتا تو اس کو تیر کیا ہوتا۔
 آپ ارادہ کرتے ہیں اختلاف سناٹے کا
 اور دلع احمد دیتا ہے کہ بہت تراب ہے
 ابنا نہ ہو کہ بیاری سبک ہو رہا ہے
 اپنے اندر ہی اختلاف پیدا ہو جانے سے
 انسانی فوسے تو جنگ بر نفس کو ملے ہیں
 کہ میں ایک سوراخ سے دو دندہ ہو کہ
 سونہر گستا۔ پس آپ پر اس محنت کھیلے
 اور تو چکے ہے۔ آپ کو تم سے کم ہلے قسم
 و اکثر دلی کے دریافت کر لیں گے آپ اس
 مسئلہ کے قابل ہیں یا نہیں۔ میں تو بس

المستشار ہوئیں۔ کے ایک سہین اور
 مشفق نامی صبح ہو کر آپ کو صلاح دیتا ہوں کہ
 آپ کے قوی ایسے نہیں کہ اس سخت کر
 پر داشت کر سکیں۔ دماغ کے سات
 میں اور بیشتر کے آئینہ
 جس دھست سے تھکنا ہے چاہے
 یقین عطا فرما دیوے۔ صبا کرام۔ سنے
 ملہ فلسفہ وغیرہ کہاں پر ہے۔ جو اس
 الہی طبیعات اور فلسفہ وغیرہ میں ہرے
 پر سے میں جو شخص ان سب کو کئے کرنا جانتا
 ہے وہ قابل اور بے نصیب رہیگا
 آگرم اور مہلک ہے۔ اس بات کو تو ہر شخص
 دریافت کر سکتا ہے۔ ہر جب اس کے
 دہین یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیوں گرم ہے اور
 کیوں بگڑے تو بیان فلسفہ غم ہو جائیگا
 پس اسرار اللہ کو کہ تک کوئی نہیں پہنچا
 سکتا۔
 تو کار۔ زمین کے کوساخی
 کہا آسمان نیسہ پر درختی
 جیلے غور سے کر اپنے گہ اور نظری صفائی
 کر دیند میں لوگوں کی طرف توجہ کرنا۔
 دنیا میں چار سول باتیں اسنے کے قابل
 نہیں۔ ۱۔ لگا کر یہ طرح انسان اور اس کا بقا
 اور مرگ۔ ۲۔ نبات کا وجود۔ ۳۔ حیوان کا وجود
 ۴۔ لوگوں کے سب سے بڑے نبات کا ہونا۔ ۵۔ پھر
 لگا کر۔ ۶۔ پس وہ قانون کو اور ذکر۔ یعنی اور
 خدا کی روح کے قابل ہو سکتے۔ یعنی کہ
 کرنا اور کچھ نہ کرنا ان دونوں میں بعض ملک
 و ملک و بعض۔ ۷۔ حسین پر و ہر یوں
 سنی کمال کیا ہے کہ کچھ ہی دانا اور شب
 کا ایک کر۔
 منشی صاحب مذکور نے سوال کیا کہ قرآن
 کریم میں یہ سب کا حفظ ذرا یہ ہوتے ہیں اور
 ان کے سنے نہیں کئے جاتے۔ ایسا ہر
 ہونا چاہیے۔
 فرمایا۔ قرآن کریم بلکہ ہر زبان میں قرآنی
 ہوتے ہیں اور یہ ایسے ہیست سب کا
 ہوتے ہیں ایک طرف تو سورہ تہت نہیں
 منشی صاحب نے کہا کہ میں نے حرف و نحو
 خوب پڑھ ہے۔
 فرمایا۔ موجودہ مروجہ صرف و نحو ناقص
 ہے اور اسے صرف و نحو کو کمال تک نہیں
 پہنچایا۔ ہر ایک زبان کا ایک خاص محاورہ
 ہوتا ہے جیسک انسان کی مادری زبان
 ہوتا ہے اس زبان میں وہ کمال نہ ہو کر شہ
 مادری ہو جا جسے شب تک وہ اس کو
 نہیں سکتا۔ میں سنا کہ راتقان زبان کو
 دریافت کرو اور دیکھو۔ قوی محاورات
 میں کوئی الی علم غرض نہیں کر سکتا
 ہر سوال کیا کہ بعض اعتقاد کہتے ہیں کہ
 اور پرستہ میں نہیں آتے۔

فرمایا۔ اگر بڑی زبان ہی کو لیلو اس میں
 ہی بہت اسے لفظ میں ہو گئے ہیں نہ
 پر پرستہ میں نہیں آتے۔ میں ہر ہی کو
 کہ آپ کو صرف و نحو کی واقفیت باطل نہیں
 ہا میں ہر کہا کے حاصل ہوتی ہیں آپ کی
 عوام اس وقت آرام چاہتی ہے اور خیال
 آپ کو یہ ملک گیا ہے۔
 پھر مجھے اس بات کا بھی ڈر ہے کہ کہیں
 آپ یہ نہ کہہ دیں کہ مجھے قرآن کی خدمت
 سے روک دیا ہے۔ پھر حال میں تو ہر ہی
 ہی کو ہر گنا اور بطور نصیحت کہہ چکا کہ رات
 سے نہ لگی بسر کرو آپ کا یہ بہت خراب
 ہے لکھاری نہ ہو جا رہے۔ ان ان لوگوں
 کیو اسنے دھسا کر چوڑا کر اللہ تعالیٰ
 ان کو دامت دیوے اور قرآن سمجھ کی
 ہر ایک کو تو قین دیوے۔ غلوک کے تم
 شیکہ دار نہیں۔ اپنے آجکو شکلات میں
 نہ جو کر اور نہ تمہارے کوئی خدا تعالیٰ
 نے اس لائق بنا کے ہیں۔ میں تو ہر کو
 ہی کو ہر گنا اور ہی نصیحت کر دیا۔ آیتا بجز
 اختیار ہے۔ والسلام۔

مختلف جہین

زخم و خون بند کر لیا ایک عرب نے
 ایک انگریز کے زبانت کہا ہے اس سے قوی
 کیا کہ زخمی کے بدن سے سوخت سخت خون ہوا
 ہوا اگر اس کو داک سناستے گھبرا دیں تو یا تو زخم
 کا جھاؤ بالکل بند ہو جاوے گا یا کم ہو جاوے گا
 ڈاکٹر سو سو اس عجیب نظارے کی وجہ
 دیا آفت نہیں کر سکتا تھا لیکن اب سبھا گیا
 کہ لفظ کا اثر زخمی کو فنی کھالت میں سے
 آتا ہے جس کے باعث دلی حرکت ہوتی
 کہ ہو جاتی ہے کہ خون کا دور و دور و دور
 ہو جاتا ہے۔
 افریقہ کے ایک تاجدار کے پاس
 لڑائی میں کوئی شیش گولی کو وہ افریقہ کے
 باشندوں میں خوب ترابی کو رائج ہونے
 ہیں۔ اس مافیل سے جواب دیا کہ جب تک
 ہر وہ واسطہ شراب پیئے جائے گے اور
 کے استعد خریہ گئے جائیں گے اگر سے
 نوشی بند کرانی ہو تو وہ پ سے چالان بند
 ہو نا چاہیے۔ جب تک کسی برائی کی برک
 نہ آگیا ہوا جاوے تب تک شاخون کے
 لائے کی کوشش جھٹ ہے۔
 شاہنشاہ چین بہت بیمار ہیں۔ پھر
 چار طرف اخباروں میں پیل میکی ہے
 لیکن شاہنشاہ موصوف کی بیماری دنیا
 کی حالت پر کچھ ہی اثر نہیں ڈال سکتی کیونکہ

اصل ملک چین کی انکی دالہ ماجدہ
 میں جو ان کے مرنے کوئی دور سر اکل
 تخت پر مہمداوین گی۔
 کابل میں بدوقی وغیرہ سامان ملک
 بنانے کے کارخانے امیر عبدالرحمن کے
 وقت ہو کر بنے ہوئے ہیں۔ اس وقت
 کل کارخانات میں محض پیرم کا محسوس
 جا رہا کہ وہ یہ سالانہ کم نہیں ہے۔ اس
 بڑے قری میں تخفیف کرنے کیلئے امریکا
 مال نے سوچا ہے کہ کچل سے اپنے میں سے
 اخراجات میں بہت سی بچت ہو جاوے گی
 اس وقت امیر صاحب کو حملہ اختیار اور سامان
 جنگ بڑا بچھا پڑتا ہے۔ اگر سیدھا یورپ
 لانا یا لشکا دیں تو شاید زیادہ خرست
 پڑے لیکن پارونہ لگتا ہے کہ یورپ سے
 سامان خوب ملتا ہے میں جو دقتیں پڑیں گی
 ان کا ذکر نہ کرتا ہی بہتر ہے اور یہی وجہ ہے
 کہ امیر اپنے ملک کے اندر اطمینان کیساتھ
 حرب طیارہ کر رہا ہے۔
 پلوپ روم اس وقت ایک عجیب طبعی
 عیسائی مذہب سواگری کی بچلنی کے وہ ہے
 ہو رہے۔ روس کو تیر ملک جیسا یونین
 مردوں کیلئے دھمیں پڑھ کر انہیں بیستہ میں
 پور بنانے کا ٹیکہ پڑا دیوں سنے۔ کما
 ہے۔ جہاں یورپ کا ہر ایک آدمی بیگون
 میں حساب رکھتا ہے اور طرح کرتے وقت
 اپنے ملک پر ملک کہہ دیتا ہے اسطرح
 روس کو کچھ کٹ پاد کی ہی اپنے بلوں کا
 سارا بھگتان مردوں کیلئے خط سے بھر
 کیا کرتے ہیں۔ اخبار کی نیت اسطرح اور
 ہوتی ہے کہ اخبار کا تیرا پارہ ہی ایک
 سار ملک اپنے افسر سے و خطہ کر کے
 اور خود بر کے بھیجتا ہے۔ کہ بقا اہمیت
 اخبار کے استفادہ کے پڑو و دھما اخبار
 کے ملک اس سار ملک کو خطے پڑا لیکے
 اسے داروں کے پاس فروخت کر کے نقد
 نیت جمع کر لیتے ہیں۔ اسطرح ہر حال غیر
 کے بلوں کی ادائیگی ہی ہوتی ہے۔
 روس کی گلی پیداوار زیادہ سال بہت کم
 ہوتی ہے۔ اب شہ سال باوقع روسی کا
 بیج بڑا لیا ہے۔ دیکھتے تیر کیا شکستہ
 جسطرح میرا شش شروع ہوئی ہے
 اگر اسطرح باقائدہ ہوئی رہی تو سیدہ
 کہ اسطرح بار سال کیوں کی اسلئے ملک کو
 غرض مال کر دیا تھا اسطرح جہاں سال
 روسی کی فصل بڑا کر دے گی۔ امیر
 کہ اس ملک میں باوجود ذرا بیج آبیاشی
 حمد و موجود ہونے کے بھی تو روسی ملک
 بارش سے ہی فصل کی و کر ان حالت
 ہو جاتی ہے۔

بنیاد پیاری نصرت پر ہر شے اور کسے
اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے
مصفیٰ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے
جس کے مقابل پر تمام ہیتیں سہو ہیں۔
اس کی لایزال وہ روح القدس صفا ہے
کعبہ کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف
اور کمزور جاتو رہے جس کو بل بھی پکڑ سکتی
ہے اسی لئے جہاں دن بدن کمزوری کو
گراؤ میں پڑنے لگے اور روحانیت زمین
بالی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار
کعبہ پر تھا مگر قرآن کا روح القدس اس
عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے
زمین سے لیکر آسمان تک اپنے وجود سے تمام
ارضی و سماویہ دیا تھا۔ پس کعبہ کو ترازو
کہا یہ کلی عظیم جس کا قرآن شریف میں ہی ذکر
ہے قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک
کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اگر مریض ہو
قرآن تم کو مہیون کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود
اس سے نہ بہاؤ۔ بجز قرآن کس کتاب سے انجی ابتلا
میں ہی اپنے پڑنے والوں کو یہ دعا سکتا ہے
اللہم امدنی کہ اھد کما لعلہ من اظ
المسیر علیہ صیر اظ الکی بنی اھمت
علیہم یعنی میں اپنی ان نعمتوں کو یاد
دکھتا ہوں کہ کھلائی گئی۔ عربی اور رسول
اور صدیق اور شہید اور صالح ہے پس اپنی
ہمتیں بلند کرلو اور قرآن کی دعوت کو رو
ست کر دو تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے
جو سیلون کو دی تھیں۔ کیا اس نے بنی اسرائیل
کا کھانا اور بنی اسرائیل کا بیت مقدس تھیں
عطا نہیں کیا جو انکے تھمارے قبضہ میں تھے
پس اے سنت اعتقاد والو کمزور و مجتہد
نہیں یہ خیال ہے کہ تمہارے خدا نے جہاں
ظہور پر تو بنی اسرائیل کے تمام ملک کا
تھیں قائم مقام کر دیا کمزور و معانی طور پر تھیں
تاکہ تمام نہ کر سکا بلکہ خدا کا تھمارے نسبت تو
سے زیادہ اعلیٰ سال کا آراوہ ہے خدا نے
ان کے۔ جہاں جہاں شام و مال کا تھیں
دارت بنایا مگر تھمارا دارت کر دی دوسرا
لو جو تھا۔ جب تک ۔۔۔ کہ اہمیت آج
خدا تھیں نعمت و محی الہام اظہر کلمات اور
لغات الہیہ سے بھر کر محروم نہیں رہے گا
وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا جو
قرآن کی گئیں لیکن جو شخص گناہ کی
راہ سے خدا پر جھوٹا لادے گا اور کہے گا کہ

دعویٰ میرے پر نازل ہوئی اور یا کہے گا کہ مجھے
شرف کلمات اور مخاطبات الہیہ کا نصیب
ہوا حالانکہ نہیں نصیب ہوا تو میں خدا اور اس
کے ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ وہ ایک
کیا جاوے گا کیونکہ اس نے ابو خالق پر
مہر شہداء اور نصیب کیا اور سخت ہنساک
اور خوشی ظاہر کی سو تم اس مقام میں قدر
صفت ہے ان کو ان پر جو جہی خواہیں بنائی
میں اور جوئے کلمات اور مخاطبات کا
دعویٰ کرتے ہیں گویا وہ دل میں خیال
کرتے ہیں کہ خدا نہیں پر خدا کا عقاب ان کو
سخت کرے گا اور ان کا ہر اون ان سے
کل نہیں سکتا۔ سو تم صدق اور راستی
اور تقویٰ اور محبت ذاتیہ الہیہ میں رقی کو
اور اپنا کام ہی سمجھو جیسا کہ ذمہ لگے ہو خدا
ختم میں سے جسک نسبت چاہیگا اس کو اپنے
سکا کہ مخاطب ہے ہی مشرف کر چکا نہیں ایسی
تسا ہی نہیں چاہئے ناقصانِ شرابی و دیگر
سلسلہ شیطانی شروع نہ ہو جائے جس سے
کئی لوگ ہلک ہو جاتے ہیں۔ پس تم خدات
اور عبادت میں لگے ہو تمہارے نام
کو شش اس میں معروف ہوئی چاہئے
کہ تم خدا کے تمام احکام کے وابستہ ہو جاؤ اور
یقین میں رقی چاہو نجات کے لئے اللہ
تعالیٰ کے لئے قرآن شریف نے تمہارے لئے
بہت پاک احکام لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے
کہ تم خدا کے کلمے پر بیٹ کر دو مشرک سے چشمہ نجات
سے بے نصیب رہو۔ تم جو تھوڑے بڑے کہ جو تھوڑے
ہی ایک مہم شریف۔ قرآن تمہیں کمال
کیطرح بتائیں گی کہ اگر صرف بد نظری اور نسبت
کے خیال سے نا محرم حرز کو مست دیکھ
اور ہرگز اس کے دیکھنا ملال۔ بلکہ وہ کہتا
ہے کہ ہرگز نہ دیکھ نہ بد نظری سے اور دیکھ
نظری سے کہ سب تمہارے لئے ہو کر کی جا
ہے بلکہ چاہئے کہ نا محرم کے مقابلے کے وقت
شرعی آئینہ خوابہ سے بچے اسل صورت
کی گنجہ ہی مہر ہو کر اسی قدر جیسا کہ ایک
دہندلی نظریے ابتدا نزول المار میں انسان
دیکھتا ہے۔ قرآن تمہیں کمال کیطرح بتائیں
نہیں کہتا کہ اتنی شراب مست نہ کرست
چو جاؤ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز شرابی اور مشرک
خدا کی راہ نہیں لیں اور خدا تعالیٰ سے محکام
نہیں ہو گا۔ اور نہ جید ہوں سے پاک کر گیا
اور وہ کہتا ہے کہ یہ شیطان کی ایجاد ہے
تم اس سے بچو۔ قرآن تمہیں نقطہ کمال
کیطرح بتائیں کہ اگر اپنے بیانی پر بے سبب
غصہ مت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ نہ صرف
اپنے ہی قصہ کو تمام بلکہ تو اصولاً کمال محمد
پر ہی عمل کر اور وہ رسول کو ہی کہتا ہے کہ ایسا
کرین اور نہ صرف خود دم کہ بلکہ تمہارے لئے اپنے
تمام بیانیوں کو نصیحت ہی کر۔ اور قرآن تمہیں

انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہر زمانے کے اپنی
 برائی کی ہر ایک ناپاکی پر صبر کرو اور طلاق
 مت دو بلکہ وہ کہتا ہے الطیبین
 للطیبین قرآن کا یہ منشاء ہے کہ ناپاک
 پاک کے ساتھ رہ نہیں سکتا۔ پس اگر تیری
 برائی زمانہ نہیں کرنی مگر شہادت کی نظر سے
 خیر کو کرن کو دیکھتی ہے اور ان سے بغل گیر
 ہوتی ہے اور ذات کے مقدمات اس سے صادر
 ہوتے ہیں کہ وہی انجیل میں ہوئی۔ اور طہیر
 کو اپنی برائی کو بھلا دیتی ہے اور مشرک اور منافق
 ہے اور جس پاک خدا پر تو ایمان رکھتا ہے
 اس سے وہ بیزار ہے تو اگر وہ اپنے سے
 تو تو اسے طلاق دے سکتا ہے کیونکہ وہ
 اپنے اعمال میں تجھ سے طہیر و برکتی آب
 تیرے جسم کا گمراہ نہیں رہی۔ پس تیرے لئے
 اب جائز نہیں ہے کہ تو قرآن سے اس کے
 ساتھ بسر کرے کیونکہ اب وہ تیرے جسم کا
 گمراہ نہیں ایک گمراہ اور متعفن عضو ہے
 جو کائنات کے لایق ہے ایسا نہ ہو کہ وہ بالی
 عضو کو ہی گمراہ کر دے اور تو مر جاوے
 اور قرآن نہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ
 ہرگز قسم نہ کھا بلکہ بیوہ و یتیم کے نہیں کہتا
 ہے کہ نہ کہ بعض صورتوں میں قسم نبھائیے
 ایک ذریعہ ہے اور خدا کسی ذریعہ کی شہادت کہ
 ضائع کرنا فہم چاہتا کیونکہ اس سے اس کی
 حکمت تلف ہوتی ہے یہ طبی امر ہے کہ جب
 کوئی انسان ایک فتادہ فہم میں گرا ہی
 نہ دے تب فیصلہ کیسے خدائی کو ہی کی جاتا
 ہے اور قسم نہ لگو کہ وہ شر الیحدہ اور قرآن
 نہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہر ایک جگہ
 ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ وہ کہتا ہے جزا
 سببہ مسیئہ منہا فاعن عفا و اصلح
 فاجوہ علی اللہ یعنی ہر کسی کا بدلہ سبقت
 ہی ہے جوئی گئی لیکن جو شخص غور کرے اور
 گناہ بخش دے اور اس غم سے کوئی اصلاح
 پیدا ہوئی ہو تو کوئی قرآنی تو خدا اس سے بھی
 ہے اور اسے جس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن
 کے دے نہ ہر ایک بلکہ انتقام مسعود ہے
 اور ہر ایک بلکہ حق قابل تعریف ہے بلکہ عمل
 شناس کرنی چاہیے اور چاہئے کہ انتقام اور
 عفو کی سیرت پابندی عمل اور سعادت ہو
 نہ بقیہ کے رنگ میں ہی تیراں کا مطلب ہے
 اگر قرآن انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ اپنے
 دشمنوں سے چاہو کہ وہ کہتا ہے کہ
 چاہئے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن
 نہ ہو اور تیری چودہوی ہر ایک کیلئے عام ہو
 مگر جو تیرے خدا کا دشمن تیرے رسول کا دشمن
 اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن
 ہو گا سو تو ایسوں کو ہی دعوت اور دعا سے
 محروم نہ کرنا اور چاہئے کہ تو ان کے اعمال

کر کے کہ درست ہو جائیں اور اس بات سے
 میں فرمائیے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاسِّرُ بِالْعَدْلِ
 فَلَا يَخْسِفُ قَلْبُكَ ذِي الْقُرْبَىٰ بَيْنِ
 خدائے سے کیا چاہتا ہے پس یہ کہ تم تمام نوع
 انسان سے صل کے ساتھ پیش کیا کرو پھر
 اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے یہ بھی کر دو
 جنہوں نے تم سے کئی میل نہیں کی۔ یہ اس
 سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسا
 پھر وہی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان سے
 حقیقی رشتہ دار ہو جیسے کہ ماہین اپنے بچوں
 سے پیش آتی ہیں کیونکہ اصل میں ایک
 خود نمانی کا مادہ وہی مفعی ہوتا ہے اور احسان
 کہ نبوالا کہیں اپنے احسان کو جلا بھی دیتا ہے
 لیکن وہ جہاں کسی طرح طبعی چرخش سے
 نیکی کرتا ہے وہ کسی خود نمانی نہیں کر سکتا پس
 آخری در پر نیکیوں کا طبعی جوش ہے جہاں
 کی طرح ہو اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق
 ہے بلکہ خدا کے متعلق ہی ہے خدا سے صل ہے
 کہ اس کی خدمت کو یاد کر کے اس کی قربانیاں
 کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات
 پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو وہ کچھ پتا ہے
 اور خدا سے ایسا دعویٰ القربے یہ ہے کہ
 اس کی صداوت نہ تو بہشت کے طبع سے ہو
 اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا
 جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب
 بھی جو شخص بہشت و دوزخ میں غرق نہ ہو
 اور اصل میں یہ گویا ہے کہ جو لوگ غیر نعمت
 گرین ان کے لئے بہشت چاہو مگر قرآن کہتا ہے
 کہ تم اپنی خودی سے گریز نہ کرو تم اپنے دل کو
 جو خدا کی تجاہیات کا گھر ہے تمہارے لئے چھوڑ
 اپنے شخص کے ساتھ کیا معاملہ مانتے
 پس اگر خدا تمہارے دل میں ٹوٹنے کی نعمت
 کرے تو ادا قابل رحمت اور احسان میں اس پر
 نعمت نہیں از تمہاری نعمت نہ کہ وہ خدا کے
 مخالف و متکبر ہو۔ لیکن اگر تمہارا لاشعش اس کی
 معذرت نہیں سمجھتا اور تمہارے دل میں ادا
 کیا ہے کہ احسان پر اس شخص کی نعمت جو تم
 اس کے لئے بہشت نہ چاہو جیسا کہ شیطان کے
 لئے کسی نبی نے بہشت نہیں چاہی اور کسی
 نبی نے اس کو نعمت سے آزاد نہیں کیا مگر
 کسی کی نسبت نعمت میں جلدی نہ کرو کہ بہتیری
 بہشتیان جو شیطان ہیں اور بہتیری نعمتیں
 اپنے ہی پر پڑتی ہیں سببیل پر ہر دم رہو
 اور خوب چار مال کے کوئی کام کر دو اور خدا
 سے مدد مانو کیونکہ تمہارے ہوا ہوا ہو
 کہ عادل کو ظالم سمجھاؤ۔ اور صادق کو کاذب
 خیال کر دو۔ اس طرح تم اپنے خدا کو ناراض
 کر دو اور تمہارے سبب نیک اعمال ضبط
 ہو جاویں۔

(۱) آئینہ

مرزا غلام احمد صاحب کی خاندان کی کیفیت
مذکورہ کیا۔ ان کا ایک دن دس گنا سب سے بڑا
پولیس صاحب نے ان کی خدمت میں آکر ان کے
آپا اور مرزا صاحب کے تمام کا خدات کو بیان
جہاں جہاں ہی تین تین بڑی محنت سے ان کی
پرکاش کی جس سے طعن پر ہی کہ شاید اس قبل
کے متعلق کوئی پہلی تو پرکروہ خطا کرتا تھا
ہوئے منہ سے نکلیں، ملاحظہ فرمائیے کہ سہا
نے ان افسرین کو بڑی صفائی سے اپنا
آپ کر کے دکھایا۔ ممکن ہے کہ کسی اور
افراد کو دیکھنے والے میں پیش
لا ایک حکم نامہ ہو کہ یہ خفیہ نقل مرزا صاحب کے
اشاعت سے ہوا ہو اور جیسا کہ کسی بھی ہوا
ہے اس بات پر تحقیق و تفتیش کی عدم تمکین
سب سے اس امر کی بدولت اندازاً یہ ہو سکتی
ہو سکتی ہے کہ خطا اس منہ سے کہ وہی صفائی
سے ہو کر آئے جب دیکھا جائے کہ مرزا
صاحب کے گرد و پیش کون لوگ رہتے ہیں ان کے
تمام امور میں خواہ جلوت کے متعلق چون خواہ
خلوت کے اگر کوئی مخالفت اور مشابہت ممکن
ہو سکتی ہے۔ لیکن لوگوں کی ہے ایک گروہ
ایسی ہے جو زمانہ کا بوجھ و مزاج فتنہ ساز
سرور کو اسے مانتے ہیں ان کی تعلیم کی اصلاح پر سوچنا
ہو اگر کسی کی نگاہ سے دیکھنے والوں ہر ایک امر کو
تفتیش اور تحقیق کی نگاہ سے دیکھنے والے۔ لیکن
ایک گروہ ہر گز انہوں کو جو ان کا ہے
یا سچائی کے لئے سچائی کے چیلنے اور سچائی
کی حمایت کیلئے دولت باہر اور دنیوی دنیا
کو جو ہر گز نہایت خیریت اور خاکساری میں زندگی
بسر کرنا چاہتے ہیں ان کے چال چلن اور
اور دشمن میں بے دریغ بے عیب اور صوف
میں ان کے طرز اور فعل اور فتنے سے اور دینیت
ناری اور راسخ بازی کو باطل و فتنہ تسلیم کیا گیا
ہے۔ سچ کے لئے جان اور مال و دار و کار و سوا
انہیں انسان سے انسان ہے اور باطل اور
جو وہ ان کے نزدیک ہر گروہ سے زیادہ
مکرم ہے۔ ان دن قرآن و حدیث کی تعلیم اور
اشاعت میں سرگرم ہیں۔ ایسی ہی مخالفت
جنسوں اور خاتون کے لوگ جن کا در حقیقت
ایک ہی مقصد سچائی کو دیکھنا اور سچائی کو حاصل
کرنا ہے اس جگہ بھیجے ہیں۔ ان مختلف طبقوں
کے لوگوں کو بڑے دھڑلے سے یہ یقین ہے کہ خیر
ہی نبوت کی زندگی کا ایک اور پانچویں مقصد
دور و دشمن کا طریق حیا ہے انہیں نصرت
کے یہ یقین ہے کہ ان کے سامنے مرزا صاحب کی
تہذیب و انانیت اور ان کو ملے مادیات کا دنیا کر
کوئی ممکن اگر ہو سکتا ہے تو وہی میں ہوا ہے۔
بہت لوگ۔۔۔۔۔ اس ذوق اور ایمان سے
پہلے سے ہوئے ہیں اور ہر وقت اور موقع میں

شہادت دیتے اور دیکھ کر تیار ہیں کہ کبھی کبھی
محنت کی پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کے منہ میں
عالم الغیب کا درمیان خدا سے دی اور وہ آخر
کار اس طرح پوری ہوئی۔ حیطہ حقیقت کا تباد
نیون کی باہن پوری ہو کر ان میں وہ اس بات
پر گمان نہ رہا۔ ان کے لئے اور وہاں اور قرآن
سے اپنے ایمان کی تکمیل اور محنت پر تیار کرتے ہیں
کہ ان کی احمدی قوم میں سے کوئی فرد اس قبل کا تکلیف
نہیں ہوا۔ اگر میں کوئی طرف سے اس کا الفاظ سے
مراحت یا ان کے لئے اس کے احوال و احوال سے
کسی قسم کی برائی کا دروہاں کے متعلق انہیں محسوس
ہو تو اس سے پہلے اس سے پہلے اور اس کے ہاں
کو سخت نفرت سے چھوڑنے والے وہی ہوتے
اس لئے کہ اس انسان کو انہوں نے راستہ بازی
اور سچ کی خاطر قبول کیا تھا۔ اور اس بارہ میں جو
قرآنیان ممکن ہو سکتی ہیں انہوں نے اپنے ایمان
سے وہی تین، غرض خدا کی سچی کے ثمرات کیلئے
انہیں غیب کی پیشگوئیوں سے چھوڑ کر کوئی دلیل
نہیں اور یہ عزت اور فخر صرف قرآن کو حاصل
ہے کہ جیسا شروع میں اس کے قلوب سے سنی
اپنے منہ سے کہتے ہیں ان کے لئے ان کے لئے
پر اپنا مار کا رکھنا تھا ایک ہی وہی باریک سلسلہ
زندہ ہو جو وہ ہے منہ خدا کی سچی کے ثمرات کے
ایک بات ہے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب
کے بڑی لڑت اور تھک کے دنیا میں شائع کی
ہے کہ قریب نوے برس تک اس کی عمر ہو گی اور
اس اثنا میں اس کی آنکھیں اور اس کے منہ سے
ان انواروں اور تباہیوں سے محفوظ رہیں گے
جو عادیانہ ایسے اوقات میں پڑھوں پڑھانے ہوا
کرتی ہیں۔ یہ وہی ہے متعلق کتابوں میں منہ
صاف لفظوں میں منہ سے کیا گیا ہے بڑی خوبصورت
اس کی جگہ کی اس وقت معلوم ہوتی ہے جب
یہ دیکھا جائے کہ وہی کی جسمانی حالت
دور و دور کے وقت اور ہی تھکاؤ میں کس قسم کی
یہ بات تمام واقفان و دشمن ہے کہ درجہ ان
اس شخص کے ساتھ ہمیشہ لازم رہتی ہیں ایک
بیماری جس کے اوپر کے متعلق میں سے متعلق
رہتی ہے جس کے لئے یہ جو شکر و شکر و شکر و شکر
کا وہ غلبہ ہو جسے کہ گم کیا ہو اور ابھی جسم پر لگا
سے ہے ان بات ہو تا ہے دوسری بیماری جس
کے لئے یہ ہیں سے متعلق کہتی ہے وہ ہے شباب
کی کثرت اور سب سے پہلے اس کے ابتدائی پڑھنا یہ وہ
میں اس قسم کی کہ عام انسان ان میں مبتلا
ہو کر بہت تیزی زندگی پاتے ہیں لیکن ان میں
ایک قسم کی تیزی تو ہے یہ وہی ہے کہ اس کے لئے
نے جب کہ وہ ہے کہ میں نے یہ بات طبع کا شرف
جسٹو کا وہ تیزی میں عمریں اور ذل عمر کے لئے
میں سے کوئی نشان دیکھئے گا۔ یہ وہی ہے کہ اس
نات کر کے کہ وہ اس تو نا ہی کی طرف سے
جس کی حکومت کا جھگڑا کر کے ہر ایک دورہ عالم نے
گزن پر اٹھ کر کہا ہے۔ درنا کر حرف اور عادت

میں ایسا دعوے کر کے کہ کبھی کسی عام منکر جراث
ہو سکتی ہے تو اس کی نظیر تباہی اور بڑی
دلیل ثبوت سچی بار بیضا سطر پر ہے کہ کوئی
امور و اسل جہاں اس طرح تصریح نہایت غامض
اور ایسے غیبی احوال اس مقام میں مبتلا نہیں
ہو جو عرف میں لوگوں کے متعلق اور گراہت
کا باعث ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ اگر یہ لوگ ایسے
تھکوتے امرات میں مبتلا ہوتے تو وہ اسلام
عالم کا کام جس کے لئے وہ آئے تھے کسی روز
ہو سکتا اور یہ امرات ہی ان کی گزیر سب سے پہلے کافی
دلیل ہو جاتے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ان امرات
کے ذوات یا گروہ میں عقل اور تہذیب کا وہ ہے کہ
جس کی وساطت سے وہ افراد انسانی پر حکمرانی
کے وقت ایسی کبھی تفریق کرتے ہیں۔ یہ تو میر
نہیں ہے اس امر کے لئے کہ اس کا کیا بارہ ہے
کہ اس عالم پر ایک ایسی اور غیر اور علم اور تعلیم
جس کی حکمرانی ہے جس کی گزیر تہذیب و تہذیب ہے
و حقیقت یہ تہذیبی برادریاں ہے اس کا وہ
و جو رہے۔ و ہذا۔۔۔۔۔

ہم اور ہمارے ناظرین

کی ہمتوں سے اس عزت و امت میں ہم نے ناظرین کی
ان کو ششوری اور سماج کا درجہ کیلئے جو وہ وسیع
الحکم کے متعلق ہے کہ میں باہمن عالی بہت اسباب
اس کے سامنے کے زور میں حاصل ہو رہے ہیں سچی
و یہی دلیل وہی ہے ایسی دنیا کے ہر شائع ہونے
اور وہ منہ کا جیسے شائع ہو گیا حاشیہ ہی وہی
بیلا باعث ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے فضل سے
ہو نہیں ہے کہ ان کے شاعت باقاعدہ ہو کر پڑھ کر
آئے۔

الحکم کے لئے ہم نے ہر وقت خوشی کی
ہے کہ ان کے کیلئے فی الحال عارضی طور پر ایک ہشت
ایڈیٹر لکھا ہے۔ جس کی منہ خدا اور عہدہ کار کا درجہ
ہے اس کی ہمت ہے کہ وہ انشاء اللہ بہت جلد متعلق
اس کے لئے ہیں بہت ہو جائیں گے۔ ہم جانتے ہیں
کہ اس سے پہلے کہ وہ اپنے کام کا چارج میں ناظرین کو
منہ طور پر ان سے انشور و اس کو ان میں یہ صاف ہو گی
مگر فضل خان صاحب کیلئے میں جگہ اخبار میں کا
عہدہ فاق ہے اور غرض اخبار کی کیفیت ہی
و جو ہے۔ جس کے حوالہ اخبارات میں مضامین لکھنے کا شوق
ہے اور جس کے لئے سالانہ ہمارے میں مضامین کے
شامل ہیں انعام ہی حاصل کیے ہیں۔

اگر اس کی جگہ ان کو کسی انبار کے ساتھ متعلق نہیں ہا
لیکن ان کی طبیعت سودا گری ہے کہ وہ ان کے کیلئے
ایک مضامین ثابت ہوں۔ غرض ان کی قابلیت کے
جو ہر جگہ ہیں ان کے وہ خون ملک میں ظاہر ہو جائے
کے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ بہت جلد اپنے کام کا چارج
کے لئے لیکن وہ بعض مجبوروں کی وجہ سے کچھ شہر

سچے چارے کے نہیں سکتے۔
کاتبوں کی ضرورت یہ شور ہے ابھی تک کوئی
کاتب نہیں ملا ہے۔ الحکم کے ناظرین جو لوگ ان
ساکھوت۔ گورالہ۔ اور میرٹھ وغیرہ میں رہتے
ہیں اگر وہ سچی کر کے کوئی بھی بات نہیں ہے
تو خوشخط اور دو دو لیس دو کاتب بکار ہیں ان کو
محبت سے لکھیں۔ محبت اور اس سے ہی زیادہ
محبت محبت ہی خزانہ دینے کو ہم طیار ہیں۔ رشیدی
ملازمت اور ملازمتی وغیرہ کا فیصلہ نہ ہو طوطا کا
کر لیا جاوے۔

مقدمہ کے متعلق

مقدمہ سائبر الحکم نامہ کریم الدین وغیرہ میں فروم لکھتے
کے بعد مقدمہ اور قانون کیسوں میں فروم کریم الدین وغیرہ لکھتے
اور دو سر گراں ان استغاثہ پر کریم الدین وغیرہ لکھتے
سنائی ہیں یہ تین گواہ لکھتے ہیں اور ہر ایک گواہ
باتی ہیں جو ابھی تک حاضر نہیں ہوئے۔ لیکن افضل الدین
ایڈیٹر اخبار و قادیانہ اور احمدیہ تحریک۔ ایسی گواہ کو
مقرر نہیں ہوئے۔ اب یہ امر متعلق ہے اس شخص
کیلئے مقرر ہوئی ہو کہ ان گواہوں کی حاضری کا آخری فیصلہ
کیا جاوے۔

مقدمہ حضرت احمد میں شہادت استغاثہ خیر ہو سکتی ہو
اور وہی فروم یا چونکہ دلال صاحب سابق مجسٹریٹ
آلہ یا تباہ حال رہا گیا۔ اس مرحلہ پر جناب خیر ہو سکتی ہو
سکتے ہیں۔ ان کو اس کی طرف نوہ دلائی کہ عدالت کے
شہادت استغاثہ پر فروم کر کے چلے۔ کیونکہ ان کو کوئی
کے لئے کیلئے کافی مسامحہ اس میں ہو رہے ہیں اور اگر
غور باوی النظر میں کوئی جرم یا جاتا ہو تو ہم شہادت
مضامین میں کر سکتے ہیں طیار ہیں لیکن ہر ایک ہادی حالت
بہت نزدیک ہو اس لئے کہ ہر ایک مخالفت میں جو
ان کا گنا نہیں سمجھا جاتا۔ پس اگر ہم اپنے فرق کے
گواہ پیش کریں گے ان کے منہ سے ہوئے ہوئے شہادت
کو کوئی گواہ یا گواہ اور غیر وہ میں امید نہیں کروہ
اخبار میں کی جراث کریں۔ اس کو ہم سمجھو ان کے
کہ بعض اہل عمدہ داروں کو شہادت میں پیش کریں
جنہیں اگر یہی ہوں جس کی قسم کی طرف داری اور وہ
بندی کا وہم ہی نہیں ہو سکتا۔ اس کو ان کی مسامحہ
اور وقت کے لحاظ سے جو ایسے شہادت کیلئے بکار ہی
تھکر کے جناب اگر خیر ان کو بہت جلد فیصلہ ہو جائے گا
جو شہادت کیلئے ہوتے تو ان میں اس امر کو متفرق
دو گنا لیکن جو قانون دیکھا دیا گیا کہ فروم کے بعد
ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے ہر ایک گواہ کو مقرر ہو

